السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ارشادباری تعالیٰ ہے:

وَلا تَسُبُّوا الَّذينَ يَدعونَ مِن دونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدوًا بِغَيرِ عِلمٍ ... ۱۰۸ ... سورة الانعام

''اورجن لوگوں کو یہ مشرک اللہ کے سواپکارتے ہیں'ان کو برانہ کہنا کہ یہ بھی کہیں اللہ کو بے ادبی سے بے سمجھے برا(نہ) کہہ بیٹھیں۔''

کیااس آیت سے یہ مفہوم اخذکیا جاسکتا ہے کہ داعی کےلیے یہ واجب ہے کہ وہ اس وقت سنت کو ترک کردے جب اس پر عمل کرنے کی وجہ سے سنت کو گالی دی جاتی ہو مثلاًچھوٹے کپڑوں کے پہننے کی سنت کو ترک کرکے لمبے کپڑے (جو ٹخنوں سے نیچے ہوں) پہننا شروع کردے وغیرہ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنت پر عمل کرنے میں دودسروں کےلیے گالی نہیں ہے'لہذامذکورہ بالا آیت اس پر منطبق نہیں ہوتی'لیکن ترک سنت کی دلیل ایک دوسری سنت ہی سے لی جاسکتی ہے اوروہ یہ کہ نبی ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر بیت اللہ شریف کوازسر نو تعمیر کرنے کےلیےاپنے ارادے کوترک فرمادیا تھا کیونکہ آپ کواندیشہ تھاکہ کہیں لوگ فتنہ میں بتلانہ ہوجائیں کیونکہ انہوں نے کفر کوابھی نیا نیاچھوڑاتھا۔

اگرکوئی سنت ایسی ہوکہ عوام اسے نادریا عجیب وغریب تصور کرتے ہوں اوراس سنت پر عمل کرنے والے انسان پر وہ ایسے الزام لگاتے ہوں'جن سے وہ پاک ہو توپھر زیادہ بہتر اورافضل بات یہ ہے کہ اس سنت پر عمل کرنے سے پہلے انسان گفتگو کے ذریعے سے سمجھا کر فضا ہموار کرے۔یعنی مجلسوں میں یا اسے جہاں بھی مناسب ہوقع ملے لوگوں کے سامنے حق بات کوواضح کرے تاکہ جب خوداس سنت پر عمل کرے تولوگوں نے جان پہچان لیا ہو کہ یہ سنت ہے۔مجھے معلوم ہے کہ ایک آدمی کے عمل کرنے کی وجہ سے لوگ سنت کوناپسند کرتے نہیں کرتے مثلاًاگر کوئی ایسی علمی شخصیت جو عوام میں بھی معتبر اور معروف ہو'اپنے کپڑے کو ٹخنوں سے اونچا رکھے تو لوگ اس عمل کونامناسب خیال نہیں کریں گے'لیکن اس وقت اسے ضرورنامناسب خیال کریں گے جب کسی ایسے شخص کو یہ عمل کرتے ہوئے دیکھیں گے جس کو یہ ثقہ عالم خیال نہ کرتے ہوں'جب صورت حال اس طرح ہوتوپھر افضل یہ ہے کہ ہم عوام کوتدریجاً سنت پر عمل کرنے کی دعوت دیں تاکہ جس فعل کو وہ ناپسند سمجھتے ہوں'اس کے بارے میں انہیں علم حاصل ہوجائے کہ یہ عمل ناپسندیدہ نہیں بلکہ یہ توسنت ہے۔خالی دلوں پر جب علم کی دستک ہوگی تووہ اسے یقیناً قبول کرلیں گے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص318

محدث فتویٰ